ارتقاء کا یہ دوسرا مرحلہ تکمیل کو پہنچ کر اختتام پذیر ہو گیا!

تکمیلِ تخلیقِ آدمؑ ـــــ اور ـــــ عطاءِ خلعتِ خلافت

اور اس کے بعد پیش آیا تاریخ کائنات کا عظیم ترین واقعہ یعنی "حیوانِ انسان" میں نفخِ روحِ آدمؑ ـــــ اور اس طرح وجود میں آنے والے حضرت آدم علیہ السلام کو تفویضِ خلافتِ ارضی ـــــ اور اس کے لئے منعقد ہونے والے "جشنِ تاجپوشی" میں جملہ کارکنانِ قضاوقدر یعنی تمام ملائکہ کا بطورِ اظہارِ تسلیم و انقیاد "خلیفۃ اللّٰہ" کے سامنے سجدہ ـــــ لیکن ملائکہ کے طبقہ اسفل میں شامل جن عزازیل کا اعلانِ بغاوت، اور نتیجتاً راندۂ درگاہِ رب قرار پانا۔ اور شیطان اور ابلیس کے خطابات سے نوازا جانا!

© rasailojaraid

حکمت و فلسفۂ قرآن کی رو سے قصۂ آدم و ابلیس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ قرآن میں سات مرتبہ وارد ہوا ـــــ چھ بار مکی سورتوں میں، اور ایک مرتبہ مدنی سورت (البقرہ) میں۔ پھر مکی سورتوں کے چھ مقامات جن میں یہ واقعہ مذکور ہے مصحف میں حیرت انگیز توازن و تقابل (SYMMETRY) کے ساتھ واقع ہوئے ہیں۔ چنانچہ مصحف کے عین وسط میں واقع ہیں فلسفہ و حکمت قرآنی کے دو عظیم ترین خزانے یعنی سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ کہف ـــــ جو سورتوں کے نہایت حسین و جمیل اور حد درجہ متوازن و متناسب جوڑے کی صورت میں ہیں، اس لئے کہ دونوں ہی بارہ بارہ رکوعوں پر مشتمل ہیں اور آیات کی تعداد بھی تقریباً برابر (۱۱۱ اور ۱۱۰) ہے! ـــــ اور مزید حیرت انگیز امر یہ ہے کہ ان دونوں ہی کے ساتویں رکوع کے آغاز میں مذکور ہے یہ قِصّۂ آدم و ابلیس! ـــــ پھر سورۂ بنی اسرائیل سے پیچھے کی جانب مڑیئے تو ایک

© rasailojaraid

سورۃ (النحل) چھوڑ کر سورۃ الحجر میں یہ واقعہ مذکور ہے تو دوسری جانب سورۂ کہف سے آگے بڑھیے تو ایک سورت (مریم) چھوڑ کر سورۂ طٰہٰ میں اس کا ذکر موجود ہے ـــــ پھر سورۃ الحجر سے چھ پارے پیچھے ہٹئے تو سورۃ الاعراف میں، اور ادھر سورۂ طٰہٰ سے سات پارے آگے جائیں تو سورۂ صٓ میں یہ قصہ وارد ہوا ہے ـــــ اور پھر ترتیب نزول کے اعتبار سے ان سب کے بعد یہ قِصّہ سورۃ البقرہ میں ایک اہم اضافے یعنی آدم علیہ السلام کو خلافتِ ارضی عطا کئے جانے کے ذکر کے ساتھ مذکور ہے ـــــ اس لئے کہ اس سورۂ مبارکہ کے نزول کے وقت سرزمینِ یثرب میں عرصۂ دراز کے بعد از سرنو "خلافتِ الٰہی" کے بالفعل قیام کا آغاز ہو گیا تھا!

© rasailojaraid.com

متذکرہ بالا سات مقامات میں سے دو مقامات (سورۃ الحجر اور سورۂ صٓ) اس اعتبار سے نہایت اہم ہیں کہ ان میں حضرت آدمؑ کے ذکر سے قبل "بشر" کی تخلیق اور تسویہ کا ذکر ہے۔ چنانچہ سورۂ صٓ میں فرمایا گیا: ﴿ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۝ ﴾[11] (آیت ۷۱) اور سورۃ الحجر میں فرمایا گیا: ﴿ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ ﴾[12] (آیت ۲۸) ـــــ گویا ان دونوں مقامات پر اولاً ع "ہر دو عالم خاک شد تا بست نقشِ آدمی!" کے مصداق انسان (بشر) کی تخلیق کے لئے قرآن میں جو چھ اصطلاحات وارد ہوئی ہیں یعنی تُراب، پھر طِین، پھر طِينٍ لَّازِبٍ، پھر حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ، پھر صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ، اور بالآخر صَلْصَالٍ

---

۱۱) "جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا: میں مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں۔"

۱۲) "اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا: میں سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے ایک بشر پیدا کر رہا ہوں۔"

© rasailojaraid.com

کَالْفَخَّارِ —— ان میں سے سورۂ صٓ میں ابتداء سے دوسری اصطلاح کا ذکر ہے —— اور سورۃ الحجر میں آخری سے پہلی والی اصطلاح مذکور ہے!) —— اور ثانیاً اس کے بعد ان دونوں سورتوں میں دو دو آیات بعینہٖ ایک جیسے الفاظ میں وارد ہوئی ہیں، یعنی : ﴿ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ○ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ○ ﴾[۱۳] (الحجر ۲۹، ۳۰ اور صٓ : ۷۲، ۷۳) —— ان دونوں مقامات پر "تسویہ" کی اصطلاح میں سمو لیا گیا ہے پورا عمل ارتقاءِ حیاتِ ارضی، جو منتج ہوا "حیوانِ انسان" کے ظہور پر، اس کے بعد ذکر ہوا اُس حیوانِ انسان میں رُوحِ آدم کے پھونکے جانے کا —— جو اُس وقت تک مخزنِ ارواح میں محوِ خواب تھی —— اور جس کے عزّ و شرف کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ذات کی جانب منسوب کیا —— یعنی "مِنْ رُّوْحِیْ" —— اور اس طرح وجود میں آئے حضرت آدم علیہ السلام جن کو سجدہ کرنے کا حکم جملہ ملائکہ کو دے دیا گیا! جنہوں نے بلا حیل و حجت اور بغیر پس و پیش آنِ واحد میں تعمیل حکم میں سر جھکا دیئے، اس لئے کہ ان کی شان ہی یہ ہے کہ ﴿ لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ○ ﴾[۱۴] (التحریم : ٦) —— جیسے کہ اس سے قبل عرض کیا جا چکا ہے ملائکہ کا یہ سجدہ علامت یا symbol تھا ان کے حضرت آدم کو "خَلِیْفَةُ اللّٰهِ" تسلیم کر کے ان کے سامنے اطاعت و انقیاد کے اقرار کا —— اور یہ گویا "جشنِ تاجپوشی" تھا جو حضرت آدمؑ کو خلعت خلافت عطا ہونے پر منعقد کیا گیا۔

---

۱۳) "پھر جب میں اسے پوری طرح بنا چکوں اور اس میں اپنی روح میں سے پھونک دوں تو تم سب اس کے آگے سجدے میں گر جانا!"

۱۴) "وہ اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اسے بجا لاتے ہیں۔"

© rasailojaraid.com